محمد زبیر دار العلوم الصفہ سعید آباد، بلدیہ ٹاؤن کراچی

تاجدار علم حدیث حضرت مولانا محمد عبدالرشید نعمانیؒ

علم و تحقیق کے شناور، محدث جلیل، وکیل فقہ حنفی، عاشق امام اعظمؒ حضرت مولانا محمد عبدالرشید نعمانی نوراللہ مرقدہ 12 اگست 99ء بروز جمعرات صبح دس بجکر پندرہ منٹ پر انتقال فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

ابتدائی تعلیم و تدریس :- حضرتؒ 29 ستمبر 1910ء کو جے پور انڈیا میں پیدا ہوئے۔ اپنے چچا حافظ عبدالکریم کے پاس تربیت پائی۔ ان سے اور اپنے والد منشی عبدالرحیمؒ سے ابتدائی تعلیم حاصل کی اور مقامی مکتب میں داخلہ لیا۔ بعد ازاں مدرسہ تعلیم الاسلام بیرون اجمیری دروازہ سے منشی کا امتحان دیا۔ جسکے بعد اپنے والد مرحوم کے حکم پر علوم عربیہ کیلئے مختص ہو گئے۔ اور مدرسہ تعلیم الاسلام جے پور میں حضرت مولانا قدیر بخش بدایونیؒ سے درس نظامی کی اکثر مروجہ کتب پڑھیں۔ علاوہ ازیں مولوی، عالم اور فاضل کا امتحان بھی پاس کیا۔ 1934ء میں ندوۃ العلماء میں داخلہ لیا اور عربی ادب میں مہارت پیدا کی۔ اور حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کے خلیفہ شیخ الحدیث مولانا حیدر احسن خان ٹونکیؒ سے سند بخاری و ترمذی قراءۃً و سماعاً حاصل کی اور صحیح مسلم، ابوداؤد اور مسند امام احمد کے علاوہ مقدمہ صحیح مسلم پوری تحقیق و ضبط کیساتھ حضرت شیخؒ سے ہی پڑھا۔ انکے رفقاء درس کا کہنا ہے کہ حضرت مولانا حیدر حسن ٹونکیؒ سے جس شاگرد نے سب سے زیادہ استفادہ کیا وہ مولانا محمد عبدالرشید نعمانیؒ ہیں---- حضرت مولانا نعمانیؒ اپنے اس مشفق اور خاص استاذ کے بارے میں خود ہی لکھتے ہیں : "حضرت شیخؒ سے اس ناکارہ کو خوب اختصاص حاصل رہا اور علم حدیث سے مناسبت انہی کی صحبت میں پختہ ہوئی اصول حدیث، رجال، کتب تخریج احادیث، سنن و مسانید، اور حدیث و شروح حدیث کی سینکڑوں کتابیں ہیں جن سے تعارف و استفادہ کا موقع وہیں نصیب ہوا۔ شیخؒ کی بھی اس ناکارہ پر نظر التفات بہت زیادہ تھی۔ اور انہی کی توجہ اور دعاء کی برکت ہے جو اس ناکارہ کو کچھ علمی خدمت کی توفیق ملی"--- 1938ء میں معجم المصنفین کے مصنف علامہ محمود حسن ٹونکیؒ کی زیر نگرانی چار سال تک معجم کی تدوین و تالیف میں کام کیا جس سے مصنفین اسلام کے

بھر پور تعارف سے روشناس ہوئے۔اس کے بعد ندوۃ المصنفین کے رفیق بن کر اپنی پہلی مایہ ناز کتاب 'لغات القرآن' تصنیف فرمائی--- 1942ء میں پاکستان تشریف لائے ۔ ابتدائی دو سال ٹنڈوالہ یار میں تدریس فرمائی جسکے بعد کراچی تشریف لاکر بنوری ٹاؤن میں فقہ اور اصول حدیث کی کتابیں پڑھائیں اور علم حدیث میں بخاری شریف کے علاوہ تمام متداول کتابوں کی تدریس کی سعادت حاصل کی۔ اسکے بعد بہاولپور یونیورسٹی میں بھی علمی خدمات جاری رکھیں۔ پھر جب دوبارہ کراچی تشریف لائے تو ایک دن حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ نے مغرب کی نماز کے بعد حضرت مولاناؒ کو دو رکعتیں پڑھنے کو کہا اور خود بھی دو رکعتیں پڑھیں۔ بعد میں دعاء فرمائی اور اس علمی ہیرے کو (جسے وہ صدیقی، اور اخی، لکھا کرتے تھے) کو بنوری ٹاؤن میں علم دین کی خدمت و اشاعت کیلئے مقرر فرمایا۔ آپس کے خاص تعلق کی بناء پر مولانا نعمانی نے جب تک قوت رہی۔ اس عہد کو خوب نبھایا۔ اور ایک عرصہ تک بنوری ٹاؤن میں استاذ الحدیث اور تخصص فی الحدیث کے نگران کی حیثیت سے کتاب و سنت کے موتی بکھیرتے رہے۔ ابتداء میں روزانہ بذریعہ بس جایا کرتے تھے، لیکن جب ضعف اور امراض نے گھیرا اور آمدورفت ممکن نہ رہی تو کراچی یونیورسٹی میں ہی ہر جمعرات تحقیقی درس شروع فرمایا جو کافی عرصہ تک جاری رہا--- آپکے بے شمار شاگردوں میں ڈاکٹر حبیب اللہ مختار، ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا عبداللہ کاکاخیل، مفتی محمد عیسیٰ گورمانی بطور خاص ہیں۔

علمی انہماک : حضرت مولاناؒ کا سب سے نمایاں اور ممتاز وصف انکا علمی انہماک ہے جو ہمارے لئے بلاشبہ قابل تقلید ہے۔ مطالعہ انکا سب سے محبوب مشغلہ تھا ہر وقت مطالعہ و تحقیق میں مشغول بلکہ منہمک اور مستغرق رہتے تھے۔ حتیٰ کہ عیدین کے موقع پر بھی مطالعہ کے معمول میں کمی بیشی نہ فرماتے تھے۔ ذاتی ضروریات کیلئے بہت کم گھر سے باہر نکلتے تھے۔ علم و عمل، علمی مجالس اور ان میں علمی گفتگو اور اہل علم سے بے حد محبت فرماتے تھے۔

چند تصانیف پر ایک نظر : حضرت مولانا محمد عبدالرشید نعمانی قدس اللہ سرہ، محدثین کے اس قافلہ ء دعوت و عزیمت کے ایک فرد تھے جس نے متقدمین کے طرز پر امت کی خدمت کی ہے اللہ تعالیٰ نے علم حدیث اور فن اسماء الرجال پر انہیں جسقدر وسیع اور گہری نظر عطا فرمائی تھی،

وہ اس دور میں کمیاب بلکہ نایاب ہے --- اپنی خداداد صلاحیتوں اور علوم دینیہ میں پختہ استعداد کی وجہ سے اور ساتھ ساتھ ، تحقیق و مطالعہ میں مسلسل مشغولیت کی بناء پر تصنیف کے میدان میں قابل رشک علمی ذخیرہ چھوڑا ہے۔ انکی تصنیفات انکی اعلیٰ بصیرت کا نتیجہ ہیں۔ "ابن ماجہ اور علم حدیث" اور "الامام ابن ماجہ و کتابہ فی السنن" میں مندرجہ ذیل عنوانات پر مفصل مباحث انکی علمی عظمت کا ثبوت ہیں ..... امام ابن ماجہؒ کی سوانح عمری ، تاریخ و تدوین حدیث ، کتابت حدیث ، رُواۃ اور بُلدان کی مفصل تحقیقی مباحث ، کتب خمسہ کی شروط و شروح ، ابن ماجہؒ کے صحاح میں داخل ہونے ، موضوعات ابن ماجہ کی منصفانہ تحقیق ..... علاوہ ازیں "التعقیبات علی الدراسات" اور "التعلیقات علیٰ ذب ذبابات" "التعلق علی مقدمہ کتاب التعلیم" اور دیگر بے شمار علمی ذخیروں پر آپکے مقدمات اور مفصل تعلیقات کی طویل فہرست ہے۔ مزید کئی موضوعات پر مفید رسائل بھی تحریر فرمائے۔ جو عنقریب "مقالات النعمانی" کے نام سے شائع ہونگے --- طالب صادق اگر مولاناؒ کے ان مقدمات و مقالات کو پڑھے اور غور و فکر سے کام لے تو اپنا دامن قیمتی موتیوں سے بھر سکتا ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کی محدثانہ حیثیت اور مولانا عبدالرشید نعمانیؒ حضرت مولاناؒ کو فقہ حنفی ، امام ابو حنیفہؒ اور ائمہ حنفیہ سے خاص عشق تھا۔ امام اعظمؒ کی تعریف و تذکرہ سے خوش ہوتے تھے بعض اوقات انکا ذکر کرتے ہوئے آپؒ پر گریہ طاری ہو جاتا --- اپنی بصیرت کی بناء پر امام ابو حنیفہؒ کی خدمات حدیث اور ان کے شغف علم حدیث پر بڑا احساس اور بیدار دل پایا تھا۔ بلاشبہ یہ انکے قلب کی سعادت مندی ہے۔ اس سلسلہ میں "سیرت امام شافعی پر ایک نظر" میں مولف کی طرف سے امام صاحبؒ پر بے جا اعتراضات کا پورے یقین کے ساتھ رد فرمایا۔ "مکانۃ الامام ابی حنیفہ" "ما تمس الیہ الحاجہ" "اور مقدمہ کتاب الآثار" میں علم حدیث کی دیگر مباحث کے علاوہ امام صاحبؒ کی محدثانہ حیثیت پر پوری بصیرت کیساتھ قلم اٹھایا۔ اور دلائل و شواہد کی روشنی میں اس موضوع کا حق ادا کر دیا ہے۔ نیز حنفیت پر فریق مخالف کے اعتراضات کا علمی محاسبہ کر کے ائمہ حنفیہ کی وکالت و ترجمانی کا فریضہ سرانجام دیا ہے۔

مقدمہ کتاب الآثار پر ایک نظر : کتاب الآثار پر حضرت مولاناؒ کا عجیب و غریب تحقیقی مقدمہ علم حدیث اور امام صاحبؒ کے شغف حدیث پر وسعت نظر کا واضح ثبوت ہے اس مقدمہ میں

مصنف (امام اعظمؒ) کی جلالت قدر، صحت کا التزام، حسن ترتیب، قبولیت عام، استیعاب مباحث، نسخوں کی تحقیق، پر جامع تذکرہ موجود ہے۔اور مذکورہ مقدمہ میں "ایک غلط فہمی کا ازالہ" کے عنوان سے پہلی مرتبہ پوری تحقیق وقطعیت کیساتھ یہ ذکر فرمایا ہے کہ "کتاب الآثار" امام ابو حنیفہؒ ہی کی تصنیف ہے۔اس سلسلہ میں ملا جیونؒ، حضرت شاہ ولی اللہؒ، حضرت شاہ عبدالعزیزؒ، علامہ شبلی نعمانیؒ، علامہ سید سلیمان ندوی اور دیگر حضرات کے وہ اقوال جو اس نظریہ کے خلاف ہیں انکا علمی تجزیہ اور وضاحت کی ہے۔ علاوہ ازیں قطعیت اور دلائل کیساتھ یہ بات ذکر کی ہے۔امام ابو حنیفہؒ کو شرف تابعیت حاصل ہے۔اس سلسلہ میں عام طور پر امام صاحبؒ کی تین روایات جو صحابہ سے مروی ہیں وہ اہل علم کے سامنے ہیں۔ لیکن حضرت مولانا نعمانیؒ مزید ایک ایسی حدیث پر مطلع ہوئے جو امام صاحبؒ نے صحابی سے روایت کی ہے۔ حضرت مولاناؒ کی وفات سے قبل امام صاحب اور حدیث سے متعلق جس کام میں مشغول تھے وہ یہ تھا کہ امام ابو حنیفہؒ کی وہ روایات جو مختلف کتب احادیث میں موجود ہیں انہیں یکجا اور جمع کر رہے تھے --اسیطرح پوری وضاحت کیساتھ ذکر کیا ہے کہ امام ابو حنیفہؒ امت میں پہلے محدث ہیں کہ جنہوں نے علم حدیث کو باقاعدہ فقہی ابواب پر مرتب فرمایا ہے جس کے بعد امام مالکؒ اور دیگر حضرات نے امام صاحب کے اس طریقہ کا اتباع کیا ہے۔

حضرت نعمانی قدس اللہ سرہ' کی ان علمی تحقیقات کو یقیناً انکے "تجدیدی علمی نکات یا کارنامے قرار دیا جاسکتا ہے۔ حدیث ورجال پر گہری نظر، علمی تصنیفات، اور نادر تحقیقات کی بناء پر کبار اہل علم کا کہنا ہے کہ اس دور میں علم حدیث اور فن اسماء الرجال پر حضرت مولاناؒ ہی کو اللہ تعالی نے سب سے زیادہ وسعت نظری اور مہارت عطا فرمائی ہے۔ ---راقم الحروف کے استاذ ومربی شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم العالیہ' نے فرمایا کہ حضرت مولاناؒ اس بات کے مستحق ہیں کہ انہیں علم حدیث پر ایوارڈ دیا جائے۔

کبار اہل علم کا اعتراف : جب مولانا عبدالرشید نعمانیؒ جب بہاولپور یونیورسٹی سے علیحدہ ہوگئے تو حضرت مولانا عبدالرحمان کاملپوریؒ نے انہیں خط لکھا جس میں تحریر فرمایا "...... آپ جن کمالات کے حاوی ہیں ان کو دیکھتے ہوئے آپکا بدل اس ادارہ کو ملنا دشوار اور سخت دشوار ہے"۔

حضرت مولانا بدر عالم میرٹھی تحریر فرماتے ہیں۔ آپ تاریخ، حدیث ورجال اور بعض

دیگر فنون حدیث میں غیر معمولی قابلیت کے مالک ہیں اور اس موضوع کی کتب پر عالمانہ نظر رکھتے ہیں۔ محنتی، سادہ مزاج اور مستعد عالم ہیں۔ (سال اول کی سالانہ روئیداد ۶۹۔۷۰ ۱۳)-- حضرت مولانا سید مناظر احسن گیلانی لکھتے ہیں .... "میرے نزدیک یہ اپنی موجودہ قابلیت اور متوقعہ کمال کی بنیاد پر اسکے مستحق ہیں کہ ہر قسم کے ذمہ دارنہ کام جن کا تعلق اسلامی علوم کی تدوین و تصنیف وغیرہ سے ہو کو حسن و خوبی کیساتھ انجام دے سکتے ہیں کیونکہ ان خدمات کیلئے جس علمی سرمایہ کی ضرورت ہے اسکا کافی حصہ انہوں نے جمع کر لیا ہے"-- حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ نے جب اپنی مایہ ناز کتاب معارف السنن کی جلد اول مکمل کر لی تو ایک نسخہ پر یہ تحریر لکھ کر ھدیۃً بھیجا۔ اقدمه الیٰ صدیقنا المحقق مولانا الشیخ محمد عبدالرشید النعمانی حفظه الله تقدیراً لجلیل ماثره فی الرجال والحدیث. حضرت مولانا منظور نعمانیؒ نے "المدخل" پر مولانا عبدالرشید نعمانیؒ کا تبصرہ پڑھا تو مولانا سعید احمد اکبر آبادیؒ کو ایک خط میں لکھا .... "ایها الاخ! هذا مولانا عبدالرشید فظهر شجاعاً کبیراً(فی میدان العلم والتحقیق) و بهذه المقالات العلمیه المحققه نطمئن بعض اطمئنان بان یبقی فینا وارثوا مذایا اکابرنا و مذایاتهم" "ارے بھائی! یہ مولانا عبدالرشید تو علم و تحقیق کے میدان میں چھپے ہوئے رستم نکلے۔ ایسے تحقیقی، علمی مقالات، سے کچھ اطمینان ہوتا ہے کہ ہمارے اندر بھی ہمارے اکابر کی خصوصیات کے وارث اور انکی خصوصیات باقی ہیں۔ علامہ شیخ احمد رضا البجنوریؒ قسم تراجم المحدثین میں رقمطراز ہیں ......

وسائر تصانیفه فیها تحقیقات فریدة بدیعة وافکاره المحققه فی مقد ماته و تعلیقاته تشبه طریقه العامه الکوثریؒ فی تصانیفه الخ. یعنی اپنی تصانیف میں علامہ کوثری سے مشابہت رکھتے ہیں الخ مقدمہ انوار الباری۔ (ص ۲۷۹) تبحر اور جید شامی حلبی عالم علامہ شیخ عبدالفتاح ابوغدہؒ (جنہوں نے مولانا نعمانیؒ کی دو کتابوں مکانۃ الامام ابی حنیفہ اور الامام ابن ماجہؒ پر بھی کام کیا ہے) تحریر فرماتے ہیں۔ وهو من افذاذ العلماء المحققین فی تلك الدیار علماً و فهماً و ذهداً وتقیً اوقاته معموره لیلاً ونهاراً بذکرٍ و تلاوة او وعظ وارشاد او تحقیق و مطالعة او تدریس و تعلیم، او تسنیف و تالیف، واکبر شغلهالدرس والافادة والبحث والمطالعه — (الامام ابن ماجه و کتابه فی السنن ص ١٧) مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی میاں ندوی صاحب

دامت برکاتہم العالیہ اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں.....(مولانا حیدر حسن خان ٹونکیؒ کے شاگردوں میں)بہت سے علمی خدمات میں مشغول اور ملک میں نیک نام ہیں۔لیکن مولانا کے تلمیذ ارشد اور انکے فن اور ذوق کے وارث ہمارے فاضل دولت مولانا عبدالرشید نعمانی ہیں۔ انکے علمی کام تعارف کا محتاج نہیں۔ مولانا حیدر حسن خانؒ کی تحقیقات سے پورا فائدہ اٹھایا مولانا کو بھی ان سے بڑا تعلق اور ان پر اعتماد تھا۔(پرانے چراغ ص ۲۔۲۱۰)---اپنے اس دیرینہ رفیق کی وفات پر مولانا علی میاں مدظلہم کو بڑا قلبی دھچکا لگا۔وفات کے دن اپنے فیکس مراسلہ میں ارشاد فرمایا" کل اچانک پاکستان سے ایک فون پر اپنے محب، محبوب رفیق وہم استاذ مولانا عبدالرشید نعمانی صاحب کے حادثہء وفات کی اطلاع ملکر دل کو چوٹ لگی۔ اس وقت معاصرین میں جو تعلق اور مناسبت مولانا سے تھی وہ کم کسی سے ہوگی وہ ہمارے استاذ شیخ الحدیث حضرت مولنا حیدر حسن صاحب کے ممتاز ترین شاگرد تھے۔اللہ انکی خدمات قبول فرمائے۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت فیوضہم مولانا نعمانیؒ کے نام اپنے ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں...... آپکا گرامی نامہ پڑھ کر بے ساختہ امام مسلمؒ کا فقرہ دہرانے کو جی چاہتا ہے۔ دعني یااستاذ ان اغسلُ عن قدمیك "(اے استاذ مجھے اپنے قدم دھونے کی اجازت دے دیجئے) ،،محقق العصر کا خطاب دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ "آپکی مصروفیات اسکی اجازت نہیں دیتیں ورنہ جی چاہتا ہے کہ میری کوئی تحریریا کتاب آپ کی نظر ثانی کے بغیر شائع نہ ہو۔

اسکے علاوہ شیخ وقت حضرت مولانا عبدالقادر رائپوریؒ شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا کاندھلوی رحمہم اللہ کے علمی موضوعات اور تحقیقی مکالموں اور گفتگو پر مشتمل خطوط کی کافی تعداد ہے۔ ہمیں امید ہے کہ انکے لائق و فائق اکلوتے صاحبزادے ڈاکٹر عبدالشہید نعمانی ان مکتوبات کو شائع کرینگے۔ یقیناً ہم جیسے طالبین کیلئے مکتوبات کا یہ مجموعہ تحقیق و دلچسپی کا خوبصورت مرکب اور شاہکار ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ اور خدمت دین کے لئے قبول فرمالیں۔

☆☆☆☆☆☆